Submission of E-contents

1. Name: / DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: S. Sinha College, Deptt. of Urdu Aurangabad
4. Subject: Urdu
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II sem, Paper - 5th
7. Title/Heading of e-content : 'SUBHE AZAADI'
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

3.7.2020

صبحِ آزادی (فیض احمد فیض)

ن۔م۔ راشد نے فیض کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "فیض کی پوری شاعری رومان اور حقیقت پسندی کا حسین امتزاج ہے"۔ یوں تو یہ قول فیض کی پوری شاعری پر صادق آتا ہے لیکن خاص طور سے فیض کی نظموں میں یہ نمایاں اور غالب ہے۔ فیض کی ابتدائی نظموں میں رومانی جذبے اور عشق و محبت کا زور ہے۔ "نقش فریادی" کی بیشتر نظمیں رومانی ہیں۔ ان میں ایک ہلکا پن ہے، ایک سادگی ہے، جذبے کا خلوص تو ان میں ہے لیکن فکر کی گہرائی نسبتاً کم ہے۔ "نقش فریادی" کی صرف چند نظموں میں زندگی کی کشمکش اور حالات کی ناسازگاری کا احساس ملتا ہے ان میں گہرائی زیادہ نہیں ہے لیکن ایک آفاقیت ضرور نمایاں ہوئی ہے۔

"دستِ صبا" میں فیض کی نظم نگاری نئے فن اور نئے حالات سے آشنا نظر آتی ہے۔ یہ نظمیں فیض کے اپنے دور کی پیداوار ہیں جب حالات نے انہیں عمل کے میدان میں لا کھڑا کیا۔ وہ مسائل کو صرف دیکھنے کے قائل نہیں رہے ان سے دوچار بھی ہوئے۔ ان نظموں میں قنوطیت نہیں بلکہ ایک رجائیت ہے۔ ان میں زندگی سے بیزاری نہیں ہے بلکہ اس کو نئے نظام سے آشنا کرنے کی تمنا ہے۔ ان میں ناسازگار حالات پر خون کے آنسو ضرور ہیں لیکن حالات کو سازگار بنانے کی آرزو بھی بہت نمایاں ہے۔ ان میں جذبے کی شدت اور نقطۂ نظر کے خلوص کے ساتھ تحمل کی خواہش بھی نظر آتی ہے۔

ان نظموں کے موضوعات دو ہیں غمِ عشق اور غمِ روزگار لیکن ابتدائی نظموں کی طرح فیض کی شاعری میں غمِ عشق غمِ روزگار پر حکمرانی کرتا نظر نہیں آتا اب ان کے یہاں غمِ روزگار کی حکمرانی کا احساس ہوتا ہے۔ اس اجمال کی وضاحت فیض کی نظموں "اے دل بے تاب ٹھہر"، "سیاسی لیڈر کے نام"، "صبحِ آزادی"، "لوح و قلم" وغیرہ نظموں میں خاص طور سے ہوتی ہے۔

مذکورہ حقائق کی روشنی میں فیض کی مشہور نظم "صبحِ آزادی" کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ نظم ہندوستان کی آزادی کے پس منظر میں لکھی گئی ہے۔ آزادی کی تلخ حقیقت ملک

ملک کی تقسیم کی شکل میں ظاہر ہوا اور اس کے بعد ملک میں قتل و غارت گری کا ننگا ناچ نظر آنے لگا۔
یہ نظم اردو میں ہٹ بن چکی ہے۔ گرچہ مصرعوں کی ترتیب میں جدت ہے۔ یہ اہم اور قابل ذکر تخلیق ہے
جو ہر حلقے میں قبول عام حاصل کر چکی ہے اور اس کے بعض شعر اور مصرعے زبان زد ہو چکے ہیں یہاں تک کہ
محاورہ زبان بن چکے ہیں۔ اس کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

یہ داغ داغ اجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

اس کی چند تصویریں جنگ آزادی کے تلخ لیکن جرأت مندانہ تجربوں کی بڑی حوصلہ افزا اور خوبصورت نقاشی کرتی ہیں:

کہاں سے آئی نگارِ صبا، کدھر کو گئی
ابھی چراغ سرِ رہ کو کچھ خبر ہی نہیں
ابھی گرانیٔ شب میں کمی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

در اصل یہ حقیقت پسندانہ شاعری ہے۔ یہ عوامی جذبات خاص کر نئی نسل کی ایسی ترجمانی ہے جس سے بہتر جد و جہد کا عزم تازہ پیدا ہو سکتا ہے اور عام آدمی کے احساسات کی لطیف اور جمال انگیز عکاسی ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College,
Aurangabad

Course: M.A. II Sem, Paper- 5th

Title/Heading of E-Content: 'Subh Azaadi'

Whatsapp No. 9431632576